بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ ۱۷۳۴

زبان و ادب کی اہمیت اور اس کی ضرورت

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

انجمن الاصلاح خورد، رواق سلیمانی کا افتتاحی جلسہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی کی صدارت میں ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ کو بعد نماز مغرب سلیمانیہ ہال میں منعقد ہوا، مولانا مدظلہ نے طلباء سے جو خطاب فرمایا افادۂ عام کی غرض سے پیش کر رہے ہیں، یہ تقریر عبداللہ وسیم متعلم رابعہ شریعہ نے ٹیپ ریکارڈ سے نقل کی ہے، جو قابل ستائش ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الیٰ یوم الدین، امابعد!

عزیز بھائیو اور فرزندان دارالعلوم!

مجھے بہت خوشی ہے کہ الاصلاح کے اس دوسرے بازو اور اس دوسرے خاندان میں آنے اور اپنے عزیزوں کو دیکھنے

www.abulhasanalinadwi.org

اور ملنے کا موقع ملا ہے، الاصلاح درحقیقت اس قوت بیانیہ کو پیدا کرنے کی جگہ ہے جو زبان و قلم کے ذریعہ سے وقت اور دین کے تقاضوں کو پورا کر سکے اور دین پر جو حملے ہو رہے ہیں ان کا جواب دے سکے اور پڑھے لوگوں کے ذہنوں میں اسلام پر وہ اعتماد بحال کر سکے، جو متزلزل ہوتا جا رہا ہے، اور جس کے بہت سے اسباب ہیں اور ان اسباب پر کتابوں میں اپنے اپنے رقبہ اور اپنی اپنی وسعت کے مطابق بحث کی جا چکی ہے، کل النادی العربی کے جلسے میں میں نے کہا تھا کہ اللہ کی ذات بے نیاز ہے، غنی ہے، اس کو نہ وسائل کی ضرورت ہے نہ طاقتوں کی، خواہ جسمانی ہوں، غیبی ہوں، یا مصنوعی ہوں کسی چیز کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ قوت بیانیہ کا ایک نعمت کے طور پر تذکرہ کیا ہے اور اس کی تاثیر بیان کی ہے مثلاً اس نے کہا کہ " نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِينُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ "

یہاں تک ہی کافی تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے لحاظ سے کہ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ "تاکہ آپ ڈرانے والے بنیں" لیکن اس کے بعد فرماتا ہے بلسان عربي مبين ۔ آپ ڈرانے والے بنیں ایسی عربی زبان میں جو واضح کرنے والی ہو دل نشین ہو اور جو دل و دماغ کو متاثر کرے اور جو یقین پیدا کرے اور پھر فرمایا

" اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ "

یہاں عربی کہنے کی ضرورت کیا تھی اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا کافی تھا

www.abulhasanalinadwi.org

لیکن چونکہ اہل عرب مخاطب ہو رہے ہیں اور عرب ہی داعی اول ہیں دین کے۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے لیے نہ صرف عربی زبان کا انتخاب کیا بلکہ عربی مبین کہا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت کا جہاں ذکر کیا ہے خلقت انسانی کے موقع پر تو وہاں پر بھی اس کو فراموش نہیں کیا یہ تو کہنا بے ادبی ہے۔ بلکہ اس کو ترک نہیں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

" اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ "

اور انسان کو پیدا کیا اور آگے فرماتا ہے کہ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ اس کو قوت بیانیہ عطا کی، اس کو سلیقہ دیا، اس بات کا کہ وہ اپنی بات کو واضح کر سکے دل نشین کر سکے تو یہ ایک طاقت ہے اس لیے اس طاقت کا استعمال جن لوگوں یا جس گروہ اور جس ذہنیت اور مقاصد کے حامل لوگوں کے ہاتھ میں جاتا ہے، اس سے لوگ ویسا ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اگر وہ ... ضالین ومضلین کے ہاتھوں میں چلا جائے قوت بیانیہ ان کو ملے اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں تو وہ جاہلیت کی دعوت کا کام کرتے ہیں اور عقائد سے لے کر اخلاق وسلوک اور پورے انسانی تعلقات سب کو متاثر کرتے ہیں اور دنیا کی بین الاقوامی تاریخ میں ایسا واقعہ اور ایسا دوبارہ بار آیا ہے کہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں قلم پہونچ گیا اور قلم تو خیر ہر ایک لے سکتا ہے لیکن وہ چلنے والا اور متاثر کرنے والا قلم پہونچ گیا، اور ان کو وہ زبان

www.abulhasanalinadwi.org

ساحر اور بیان ساحر مل گیا، جس سے وہ بگاڑ پیدا کر سکیں اور ایک ایسا ادب وجود میں آیا جس نے پورے معاشرہ کو متاثر کیا، آپ یونان کی تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس میں بہت بڑا حصہ اس ادب کا تھا جو یونان سے پیدا ہوا، لادینیت کا ادب، تشکیک کا ادب، نفس پرستی کا ادب ان کو ملاحم یا رزم نامہ اور شاہ نامہ کہتے ہیں۔ اگر یونانی شاہ نامے پڑھیں گے جن کا عربی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے خود عیسائیوں نے کیا ہے اور کچھ تاریخ میں محفوظ بھی ہے، پھر اگر آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کے فساد کی بہت بڑی علت یہ تھی کہ قلم و زبان ان لوگوں کے قبضہ میں آگئے جن کو نہ خدا کا خوف تھا نہ انسانیت سے محبت ہی تھی اور نہ محاسبہ کا کوئی ڈر تھا، اور وہ نفس پرست تھے اور وہ فساد کے داعی تھے، ان کا ایسا اثر ہوا آپ کو معلوم ہے کہ یورپ بالکل ان کے پھندے میں پھنس گیا، گبن کی مشہور اور شہرہ آفاق کتاب FOROPEANEMPIRE OF پڑھیں یا ڈریپر کی CONFLINT BETWEEN RELIGIONAND SCIENCE پڑھیں، معرکۂ مذہب و سائنس، یہ میں آپ کو بتا دوں کہ میں الاصلاح کا ممنون ہوں کہ میں جب یہاں پڑھتا تھا تو تعلیم کے آخری دور میں حسب استطاعت جب یہاں تدریسی کام میرے سپرد ہوا تو مجھے اس کتاب کی ضرورت تھی، میں انگریزی جانتا تھا، انگریزی پڑھی تھی اور محنت سے میں اصل انگریزی میں کتاب پڑھ سکتا تھا۔ CONFLINT BETWEEN RELIGION AND SCIENCE۔ لیکن مجھے یہاں اس کا ترجمہ مل گیا، مولانا ظفر علی خان کا

www.abulhasanalinadwi.org

شاہکار ترجمہ ہے۔ معرکۂ مذہب و سائنس، یہ مجھے الاصلاح سے ملا اور ایسے ہی HISTORY OF EOROPEAN MORALS تاریخ اخلاق یورپ تھی یہ بھی میرے لیے کام کی چیز تھی اور ان دونوں کتابوں سے میں نے اپنی کتاب ماذا خسر العالم میں فائدہ اُٹھایا، اس لیے کہ ان دونوں کتابوں کے ترجمے ہو گئے تھے، اور بڑے لائق مترجمین کے قلم سے جو سند کا درجہ رکھتے تھے، ایک مولانا ظفر علی خان صاحب کے قلم سے ہوا تھا، ایک مولانا عبدالماجد دریاآبادی کے قلم سے، میں الاصلاح کا ممنون ہوں، احسان مند ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ الاصلاح میں یہ صلاحیت باقی رہے کہ اس سے لوگ اپنی تصنیف و تالیف میں اور تحقیقات میں کام لے سکیں میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ کو اپنے ذخیرۂ کتب پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیے کہ کون سی کتابیں ابھی حال میں شائع ہوئی ہیں جو ہمارے طلبہ ہی نہیں بلکہ اساتذہ کی نظر سے گزرنی چاہیئے اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں اور میں نے خود اپنے متعلق شہادت دی ہے کہ اساتذہ بھی اس سے فائدہ اٹھاتے تھے، الاصلاح کوئی تفریح کی چیز نہیں ہے، اس لیے نہیں ہے کہ وہاں جا کر اخبارات پڑھے جائیں، اخبارات تو آپ ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں، کون سی جگہ ہے جہاں اخبار نہیں آتا، یا آپ رسائل پڑھنے آئیں، سطحی قسم کے رسائل پڑھیں، جو ہندوستان کے مختلف صوبوں سے نکلتے ہیں، آج کل تو ہر مدرسہ سے ہر ادارہ سے ہر انجمن سے ہر شہر سے رسالے نکلتے ہیں۔ ایسی چیزیں ہونی چاہئیں، الاصلا

www.abulhasanalinadwi.org

کے دار المکتب ہیں جن سے ذہن بنتے اور جن سے بامقصد مصنفین اور
داعیوں کو اصلاح ملے جن سے وہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو مطمئن کر سکیں، یہ
الاصلاح کی بہت بڑی افادیت اور بہت بڑی خدمت ہوگی۔ اور اس
وقت ضمناً میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے لیے میں ایک ذمہ دار اور ناظم ندوۃ
العلماء کی حیثیت سے یہ صفائی سے کہتا ہوں کہ اس میں اہتمام و نظامت
دونوں آپ کی مدد کرنے اور آپ کے ساتھ تعاون کر لے کے لیے تیار ہیں
آپ نئی کتابوں کی فہرست تیار کریں، اچھے اہل نظر کے مشورہ سے اور
سنجیدہ اور فکر انگیز اور مواد فراہم کرنے اور رہنمائی کرنے والی کتابوں کی، اور
اس کے بعد آپ کا بجٹ اس کے لیے کافی نہ ہو تو میں اعلان کرتا ہوں کہ
دار العلوم اس میں مدد کرے گا، تو اس وقت یہ قوّت بیانیہ خواہ وہ
تحریری ہو یا تقریری ہو اس وقت اور زیادہ مسلح ہو گئی ہے اور مسلح ہی
نہیں بلکہ جیسا کہ ہمارے عزیز الاصلاح کے غالباً ناظم ہیں انھوں نے جو مضمون
پڑھا اس میں انھوں نے کہا کہ یہ بات میں نے بہت دن پہلے کہی تھی کہ صدیوں
کے بعد یہ بات پیش آئی ہے کہ یہودی دماغ اور عیسائی وسائل و طاقت
دونوں متحد ہو گئے ہیں حالانکہ دنیا کے جن دو مذہبوں میں زیادہ سے زیادہ
تضاد ہو سکتا ہے وہ یہودیّت اور عیسائیت ہیں، عیسائیت کی بنیاد اس
پر ہے کہ مسیح ابن اللہ ہیں اور یہودیّت کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ حضرت مسیح
پر تہمت لگاتے ہیں، نسبی تہمت لگاتے ہیں، جو کوئی عیسائی برداشت نہیں
کر سکتا، لیکن اس کو عیسائیوں نے فراموش کر دیا یہاں تک کہ پاپائے

www.abulhasanalinadwi.org

اعظم نے یہ قصور معاف کر دیا یہودیوں کا جو علیہ السلام پر اعتراض کرتے تھے تہمت لگاتے تھے، تو اس وقت ایک بڑی گہری سازش ہے دنیا میں اور یورپ نے اس وقت عنوان اختیار کیا ہے FUNDAMENTALISM کا یعنی روس کے زوال کے بعد امریکہ نے یہ سمجھ لیا اور برطانیہ اور عیسائی و یہودی بڑی طاقتوں نے کہ اگر اب خطرہ ہو سکتا ہے اور کوئی حریف میدان میں آسکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ اس لیے بڑی ہوشیاری سے اور اس میں یقیناً یہودی دماغ کام کر رہا ہے، انھوں نے اس کو عنوان دیا ہے۔ FUNDAMENTA LISM۔ کا اصول پرست، گویا قدامت پرست، اور حق پرست یا یوں کہیے کہ جو قدیم ذخیرہ ہے اس کے پرستار، اس کی اصطلاح کی جگہ پر — FUNDAMENTALIST کی اصطلاح استعمال کی جا رہی ہے اور اس قدر پروپیگنڈہ ہے اور اس زور شور سے اور بلند آہنگی کے ساتھ اور ایسے مدلل بلکہ منظم طریقہ پر یہ بات کہی جا رہی ہے کہ کسی آدمی کے لیے مشکل ہو گیا ہے کہ وہ اقرار کرے کہ میں FUNDAMENTALIST ہوں حالانکہ ایک مذہبی کے لیے FUNDAMENTALIST ہونا ضروری ہے، مذہبی کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ منصوصات قطعی پر، نصوص دین پر، آسمانی صحیفوں پر اور کتاب اللہ پر ...... عیسائی اگر ہو تو انجیل اور اگر مسلمان ہے تو اللہ کے آخری کلام قرآن مجید کے بیانات پر اس کے احکام پر اس کی تعلیمات پر یقین رکھتے ہیں، اور اس وقت یہ FUNDAMENTALIST کی اصطلاح اتنی عام ہو گئی ہے کہ بہت ہی تأسف اور ندامت کے ساتھ یہ

www.abulhasanalinadwi.org

کہنا پڑھ رہا ہے کہ ممالک عربیہ میں بھی یہ اصطلاح پہونچا دی گئی ہے' ابھی ہمارے پاس ایک خط آیا شاید ایک ہفتہ یا دو ہفتہ ہوا ہو میں نام نہیں لوں گا۔ اور ایک ایسی جگہ سے آیا کہ جہاں کے حاکم و سلطان ہم سے ذاتی طور پر واقف ہیں احترام کرتے ہیں ہمارا ان کا لندن میں ساتھ رہا ہے اور انھوں نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ اپنے منطقہ میں جس جگہ کے وہ امیر ہیں ایک سڑک کا نام ہمارے نام پر رکھا تھا " شارع ابی الحسن ندوی" اتنا وہ خیال کرتے ہیں اور ایک بڑے بین الاقوامی ادارے میں وہ ہمارے ساتھ رہے ہیں ان کے عزیز قریب کیا بلکہ ان کے ترجمان کا خط آیا ہمارے نام کہ متشددین کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے' ہم چند مفکروں اور چند علماء کے نام یہ سوال نامہ بھیج رہے ہیں کہ متشددین کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں جس کو عربی اصطلاح میں متطرفین کہتے ہیں' انتہا پسند FUNDAMENTALIST کا ترجمہ اصلاً مبدئین ہے' جو مبادی پر یقین رکھتے ہیں۔

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت دنیا کا سارا فساد اس لیے ہے کہ کسی اصول پر یا کسی بنیاد پر یقین نہیں ہے خالص نفس پرستی ہے' اور خالص فائدہ اندوزی اور اپنے نفس کی تسکین کا سامان فراہم کرنا ہے خواہ تمام دنیا کے مسلمہ اخلاقی اصول کے خلاف ہو' چاہے اس کا پوری انسانیت پورے معاشرۂ انسانی اور پورے عہد پر کچھ اثر پڑے لیکن اپنا کام نکالنا ہے۔ یہ معنی تھے بے اصولی کے اور اس بے اصولی نے آج دنیا

www.abulhasanalinadwi.org

کو اس جگہ پر پہونچا دیا ہے کہ کسی وقت قیامت آسکتی ہے، وہ قیامت تو اللہ تعالیٰ لا سکتا ہے، اس قیامت کا ذکر نہیں، ایک ویسی قیامت یعنی قیامت صغریٰ ہر وقت ہو سکتی ہے، پہلی جنگ عظیم بھی ایک طرح کی قیامت صغریٰ تھی، دوسری جنگ عظیم بھی، ایسی جنگیں ہو سکتی ہیں اور اس سے بڑے پیمانے پر ہو سکتی ہیں وہ صرف برطانیہ اور جرمنی کی جنگ تھی اور اس میں کچھ اور طاقتیں شامل ہو گئی تھیں اور دوسری جنگ بھی ایسی ہی تھی لیکن اب جو جنگ ہوگی وہ بہت خطرناک ہوگی، اس وقت ایٹمی ہتھیار بھی نہیں تھے اور اب ایٹمی ہتھیار بھی ہیں، اور دوسرے یہ کہ اس جنگ کا رقبہ اس جنگ سے کہیں زیادہ وسیع ہوگا اور یہ سب نتیجہ ہوگا بے اصولی اور نفس پرستی کا اور مطلق آزادی کا اور ظاہر بینی کا لیکن ان کو شرم نہیں آتی انھوں نے یہ اصطلاح ایجاد کی حالاں کہ سارا فساد یہی ہے :۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

یہ کیا ہے اس کی اصل بنیاد آپ دیکھیں اور قرآن مجید کے پورے سیاق وسباق پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ میں یہی بے اصولی اور نفس پرستی اور مکمل آزادی اور ہر طرح کی چھوٹ اور نفس کی تسکین کا ہر قیمت پر سامان کر لینا ہے بطرت

www.abulhasanalinadwi.org

معلیشہ تھا کہ اللہ تعالی جس کو فرماتا ہے، یہ سب FUNDAMENTA - آیڈیاز۔ کے سب منکروں کے خیالات ہیں اور ان کے مقاصد اور ان کی دعوت میں یہ ساری چیزیں موجود ہیں جن کو اللہ تعالی فرماتا ہے بما کسبت ایدی الناس۔ خیال کیجئے قرآن مجید کی بلاغت کا کہ ایدی الناس پر اس کی نسبت کی ہے اور اس کی نسبت کسی اور چیز پر نہیں بما کسبت ایدی الناس ان لوگوں کے ہاتھوں نے کیا جو کسی اصول پر ایمان نہیں رکھتے تھے، کسی بنیاد پر ان کا اتفاق نہیں تھا۔ کوئی حدود ان کے لیے مقرر نہیں تھے کہ یہاں سے یہاں تک جائیں گے، اور اس کے بعد آگے نہیں جائیں گے۔

تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ وقت بڑا نازک اور خطرناک ہے، اس میں تبادلۂ خیال کی صلاحیت، تحریری صلاحیت اور لسانی وبیانی صلاحیت، خطابت کی صلاحیت اور تقریر کی صلاحیت ان سب چیزوں کی ضرورت ہے۔ اور اب وہ صرف اس لیے نہیں ہے کہ جیسے کہ آج سے پچاس برس پہلے تھا کہ آپ کسی میلاد اور کسی سیرت کے جلسے میں تقریر کر دیں۔ یا کسی انجمن کے پلیٹ فارم سے کوئی تقریر کر دیں، یا اپنے مدرسہ کا تعارف کرا دیں، یا کوئی نیک مقصد کے لیے جلسہ ہو۔ اس میں آپ تقریر کر دیں۔ اب تو ایک عالمی سازش ہے، بڑے وسیع اور نہایت گہرے پیمانے پر اور اس کے مضمرات بہت دور رس اور بہت دقیق اور بہت عمیق ہیں، یہ اتنی بڑی سازش کم سے کم میرے محدود مطالعہ میں

www.abulhasanalinadwi.org

جس کے پیچھے اتنا پروپیگنڈا ہوا اور اتنے ذرائع ابلاغ ہوں جسے آج میڈیا کہتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ سب کے سب ریڈیو، ٹیلی ویژن، پریس اور سیمنارس، ملکوں کے دورے اور آنے جانے والے وفود یہ سب کے سب اس نکتہ پر اگر متحد ہو گئے ہیں کہ دنیا میں FUNDAMENTALISM کا مقابلہ کیا جائے یعنی کوئی اصول ہی باقی نہ رہے، حدود ہی باقی نہ رہیں وہ سب کر سکتے ہوں جس سے دل خوش ہو جائے۔

ایران کا ایک فلسفہ لذتیت جس کا نام آتا ہے، لذتیت کے معنیٰ یہ ہیں کہ جس چیز میں مزہ آئے وہ کرنا چاہیئے، آج کا یورپ اسی انداز سے سوچ رہا ہے، پورے یورپ کا دماغ گویا لذتی بن گیا ہے جس میں مزہ آئے جس میں فائدہ ہو البتہ لذت کو ذرا وسیع کر دیا ہے انھوں نے کہ وہ لذت بطن یا لذت لسان نہ ہو بلکہ وہ لذت ذہن ہو، اس میں لذت سیاسی بھی شامل ہو اور لذت سائنسی بھی شامل ہو اور وہ جو ایک فاتحانہ خوشی ہوتی ہے اور فاتحانہ مسرت ہوتی ہے وہ بھی اس میں شامل ہو تو لذت کا انھوں نے دائرہ اور وسیع کر دیا ہے، اس سے وہ اور خطرناک بن گئی ہے، یونان کا جو لذتی اسکول تھا وہ وہاں تک جا ہی نہیں سکا تھا، اس کی نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ لیکن یورپ کا لذتی اسکول بہت ہی آگے پہونچ گیا ہے، یہ اس وقت گہری سازش ہے، اس سے بڑھ کر کوئی سازش نہیں، چونکہ ہمارا آنا جانا ہوتا ہے اور ہمارے روابط ہیں ثقافتی اور صحافتی اور تحریری چنانچہ عرب ممالک میں بھی خلیج میں بھی یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ متشددین

www.abulhasanalinadwi.org

کا مقابلہ کرنا چاہیئے، متشددین کے معنی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ معاشرہ اسلام کے احکام کے مطابق ہونا چاہیئے اس میں خوف خدا، خوف آخرت ہو اور اسے محاسبہ ہونے کا خیال ہو اور اس میں دوسروں کے اخلاق اور حقوق کا لحاظ ہو اور جو لوگ احکام شریعت کو جاری کرنا چاہتے ہیں، حدود شرعیہ تو خیر بڑی چیز ہے، تعزیرات بڑی چیز ہیں، مثلاً رجم ہے یا جلد ہے یہ چیزیں تو بڑی ہیں اور ان کی نوبت نہیں آتی۔ لیکن جو روزمرہ کے حالات ہیں اور بہت قابل عمل حدود کے اندر جو احکام شرعیہ کا اجراء چاہتے ہیں ان سے بھی حکومتیں ڈر رہی ہیں اور وہاں سے نکلنے والے اخبارات میں اور خطوط میں یہ بات نظر آتی ہے جیسا کہ ہمیں اس کا جواب دینا ہے کہ آپ متشددین کے بارے میں کیا کہتے ہیں اور خط کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ متشددین کے خلاف لکھوانا چاہ رہے ہیں، وہ ایک فتویٰ چاہتے ہیں جس کی وہ اشاعت کریں کہ شیخ ابی الحسن علی الندوی جو معروف ہیں، مصنف ہیں، ایسے ہیں، ویسے ہیں اور انھوں نے نام لکھے ہیں بہت ممتاز مفکرین اور عرب فضلاء کے کہ ان کے پاس بھی بھیجا گیا اور آپ کو بھی بھیجا جا رہا ہے کہ آپ متشددین کے بارے میں اپنا خیال ظاہر فرمائیں۔

اب بالکل FUNDAMENTALIST کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ اس طرح سوچ رہا ہے اور پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ ایک صدائے بازگشت آرہی ہے ان ملکوں سے، آپ کو ان سب خطرات کو سامنے رکھنا چاہیئے، اب معاملہ صرف اتنا نہیں ہے کہ سینما مت جاؤ بہت

www.abulhasanalinadwi.org

بری بات ہے، اس کی برائی اپنی جگہ مسلم ہے جو شناعت ہے وہ شناعت ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے، اب صرف یہ نہیں کہ کھیل کود میں زیادہ مت پڑو، فضول خرچی مت کرو، اب یہ اصلاح معاشرہ کا کام بہت اہم ہے۔ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ایک رکن کی حیثیت سے اس کی پوری وکالت کرتا ہوں، یہ کام آپ کو کرنا ہے اپنی اپنی جگہوں پر، اصلاح معاشرہ کی دعوت دینا ہے، مکاتب و مدارس کو جاری کرنے کی آپ کو دعوت دینا ہے، مسجد مسجد مکتب قائم ہو اور کچھ گھر وں پر بھی اس کا انتظام ہو جیسے پہلے ہوا کرتا تھا، کوئی پڑھے لکھے آدمی بیٹھیں اور وہاں کے بچے آئیں اور اردو لکھنا پڑھنا سیکھیں، قرآن مجید پڑھ سکیں، اور جو دین کی بنیادی باتیں ہیں مثلاً کلمہ اس کو صحیح یاد ہو اور وہ شرک و توحید کا فرق سمجھتے ہوں اور سیرت نبوی ﷺ سے ضروری حد تک واقف ہوں، یہ سب کام آپ کو کرنا ہے۔ لیکن اس سے بڑی ایک گہری سازش اس وقت ہے جس کے لیے بڑے پیمانے پر آپ کو عملی تیاری کرنی ہے وہ ہے عدم اصول پرستی کے خلاف جہاد، اس وقت امریکہ نے خاص طور پر جو مہم چلائی ہے اور ایک بہت بڑی سازش اور ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اس میں یہودی دماغ کام کر رہا ہے اور عیسائی وسائل اور عیسائی طاقتیں اس کے پیچھے ہیں وہ یہ ہے کہ اس وقت سارے عالم میں عقیدہ کو، ایمان کو، تعلق باللہ کو، ایک دین کی پابندی کو اور آخرت کے خیال کو متزلزل کریں اور یہ کہہ کر کہ یہ سب بنیادی باتیں ہیں، پرانی باتیں ہیں، فرسودہ باتیں کہتے ہیں تو اس

www.abulhasanalinadwi.org

کے لیے FUNDAMENTALISM وغیرہ کے نام رکھتے ہیں، اس کے لیے آپ کو تیاری کرنا ہے، میں الاصلاح کو محض تقریر و تحریر کا ایک شعبہ نہیں سمجھتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کے ایک مقصد کے پورا کرنے کا یہ ایک ذریعہ ہے اور وہ ہے ذہین اور تعلیم یافتہ طبقہ کو مطمئن کرنا، اسلام پر اعتماد دوبارہ واپس لانا اور خاص طور پر ترقی یافتہ جو اسلامی ممالک ہیں ان میں اسلام پر اعتماد متزلزل ہو چکا ہے، الجزائر میں کیا ہو رہا ہے؟ الجزائر میں خالص دین داروں اور حکومت کے نمائندوں کے درمیان جنگ ہے، نہ اسرائیل کی ان کے خلاف ہے، نہ اسرائیل کا ان کے خلاف معرکہ ہے اور نہ کسی یورپین طاقت کی ان کے خلاف جنگ ہے اور نہ ملک میں بگاڑ و فساد پیدا کرنے والوں کے درمیان، خالص، دین دار، دین پسند، میں دین پرست نہیں کہتا، دین پسند طبقے اور جو چاہتے ہیں کہ کلمۃ اللہ ھی العلیا، اس پر عمل ہو، یہاں اللہ کا نام بلند ہو، یہاں اللہ کا نام سب سے اونچا ہو، اللہ کا حکم سب سے زیادہ قابل اطاعت سمجھا جاتا ہو، یہاں فرائض کی پابندی ہو اور محارم سے حرمات سے اجتناب ہو، یہاں مسجدیں آباد ہوں، اس کا ذکر کرنا بھی الجزائر میں ایک بڑا جرم ہے، برابر خبریں آتی رہتی ہیں کہ دین پسند لوگوں میں سے اتنے آدمی شہید ہوئے، لیبیا میں بھی ہو چکا ہے، اور اب بھی لیبیا کا حال وہی ہے، اور شام تو بالکل غیر مسلم عنصر کے قبضہ میں ہے وہاں کے در وزی حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہیں کسی طور پر ان پر مسلمانوں کی تعریف صادق نہیں آتی اس طور پہ یہ فتنہ مشرق کی

www.abulhasanalinadwi.org

طرف بڑھ رہا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ پاکستان بھی اس کے لپیٹ میں نہ آجائے ابھی جو تھوڑی سی تبدیلی ہوئی ہے، نواز شریف کو جو ہٹایا گیا ہے اس میں بھی امریکہ کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے اور ضیاء الحق شہید مرحوم کی شہادت اور ملک فیصل کی شہادت میں بھی امریکہ کا ہاتھ تھا، اور وہ اس بنا پر تھا کہ کوئی ایسا عنصر یا ایسا فرد غالب نہ ہونے پائے، حاوی نہ ہونے پائے، اس ملک پر اس ملک کے مستقبل کی تعمیر میں وہ آزاد نہ ہو، جو اصول پسند ہو اور عقیدہ کا پختہ ہو اور اسلام کی حقانیت پر پورا الیقین رکھتا ہو اور ضروری حد تک وہ فرائض کا بھی پابند ہو، یہ ایک سازش چلی آرہی ہے فکری طور پر بھی اور سیاسی و انتظامی طور پر بھی، انقلابی طور پر بھی، ہمیں اسی طور پر اس کا مقابلہ کرنا اور تعلیم یافتہ طبقہ کو مطمئن کرنا اور اسلام کی ابدیت پر اس کا یقین واپس لانا، دوبارہ یقین پیدا کرنا ہے، اسلام ہر زمانے کا ساتھ دے سکتا ہے، قیادت کر سکتا ہے۔

جدید نصاب تعلیم اور یورپ سے جو طریقہ تعلیم آیا ہے، وہاں سے امپورٹ کیا گیا ہے اس میں یہ خاصیت ہے کہ وہ اسلام پر اعتماد کو متزلزل کر دے کہ اسلام نے بے شک ایک زمانہ میں اچھا کام کیا تھا اچھا پارٹ ادا کیا تھا لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے اس وقت وہ بہت ہی غیر ترقی یافتہ زمانہ تھا، خدا بھلا کرے ان لوگوں کا مثلاً عورت کے کچھ حقوق مل گئے، دختر کشی بند ہو گئی، اور شراب اتنی نہیں پی جانے لگی، لیکن اب اس زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا،

www.abulhasanalinadwi.org

یہ ہے اصل میں فتنہ کہ اسلام اس زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا، آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اسلام اس زمانہ کا ساتھ دینا تو الگ رہا یہ تو اس تنزل کے بعد اس زمانہ کو ہلاکت سے بچا سکتا ہے، اسلام اس زمانہ کو راہ پہ لگا سکتا ہے اور اسلام اس زمانہ کو مبارک بنا سکتا ہے اور اسلام اس زمانہ کو رہنے کا سلیقہ سکھا سکتا ہے اس کے لیے آپ کو تیاری کرنی ہے، بہتر ہوگا کہ ہمارے بعض اساتذہ اس میں کتابوں کا انتخاب کریں ایک زمانہ میں ہم نے مولانا مسعود عالم صاحب ندوی سے مشورہ کرکے ایک فہرست بنائی تھی کہ فلاں درجے سے لے کر فلاں درجہ کے طلبا، یہ کتابیں پڑھیں اور فلاں درجے سے فلاں درجہ تک کے طلبا، یہ کتابیں پڑھیں اور ہم نے یہ بھی انتظام کیا تھا کہ الاصلاح میں ایک رکن کی ڈیوٹی مقرر کی تھی کہ آپ یہاں بیٹھا کریں، الاصلاح کے کھلنے کا جو وقت ہے اس میں ایک گھنٹہ آپ وقت دیں کہ طلبا، کو معلوم ہو کہ ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ کون سی کتابیں پڑھنی ہیں، طلبا ان کے پاس جائیں اور کہیں کہ ہم اس درجہ کے طالب علم ہیں بتائیے ہم پہلے کیا پڑھیں، بتائیے کہ ہم تاریخ کا مطالعہ کہاں سے شروع کریں، بتائیے ہم سیرت میں اس وقت کون سی کتابیں پڑھیں، اس منزل پر کون سی کتاب مناسب ہوگی۔ یہ دو انتظامات ہم لوگوں نے کیے تھے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

میں نے اتنی طوالت اور اتنی تفصیل کے ساتھ بات کردی،

القادر پرنٹنگ پریس فون ۷۷۲۳۷۸۰

www.abulhasanalinadwi.org